۱۸
سپاہِ شام نے کیا کیا نہ ظلم دِکھلایا
ستمگروں نے نہ آلِ نبیؐ کا پاس کیا
لعیں کی بزم میں سر ننگے لے گئے اعدا
دیارِ شام میں لے جا کے ہم کو بٹھلایا

حرم حسینؑ کے نانا عجب محن میں تھے
ہزار حیف کہ بارہ گلے رسن میں تھے

۱۹
بیان ظلم کا کس سے کرے یہ خستہ جگر
جلایا خیمے کو اعدا نے چھین لی چادر
ستم وہ کون سے تھے جو نہیں ہوئے ہم پر
پھرایا بلوے میں اعدا نے ہم کو ننگے سر

مرثیہ نمبر ۸۶/۹

ستمگروں نے ستم ہم پہ بے شمار کئے
سناں سے شمر نے بازو مرے فگار کئے

۱
ہمیشہ گلشنِ عالم کا ایک حال نہیں
ہے کوان سبزہ روش جو کہ پائمال نہیں
یہ وہ چمن ہے کہ جس میں کوئی نہال نہیں
وہ کون ہے جسے دُنیا میں کچھ ملال نہیں

ہمیشہ رنگ زمانے کا یوں بدلتا ہے
کہیں برات جنازہ کہیں نکلتا ہے

۲
وہ کون باغِ ریاضِ رسولؐ ہر دوسرا
مدینہ خالی ہے برباد ہوگیا بطحا
خزاں نے لوٹ لیا جس کو آہ واویلا
اکیلے گھر میں ہے بس ایک فاطمہ صغراؑ

نبیؐ کے روضۂ اقدس کی زیب وزین نہیں
کسے غرض جو کرے روشنی حسینؑ نہیں

۳
لکھا ہے چھوٹ کے یثرب میں جب حرم آئے
بپا تھا غل حرم سیدِ امم آئے
سروں کو پیٹتے باصد غم والم آئے
بیان کرتے تھے سجادؑ رو کے ہم آئے

تمام کنبہ کو مقتل میں کھو کے آئے ہیں
بجائے تحفہ بہترؑ کے داغ لائے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۴
مدینہ والو ہمیں کربلا نے لوٹ لیا
ہوئے اسیرِ ستم اہلِ بیت واویلا
یتیم میں ہوا بابا ہوئے شہیدِ جفا
برہنہ پا مجھے تا شام لے گئے اعدا
جو تہمتاً تھا یہ جفا آشکار ہوتی تھی
کہ پشت دُرّوں سے میری فگار ہوتی تھی

۵
غرض کہ ناقوں سے اپنے اتر چکے جو حرم
کہا یہ فاطمہ صغرا نے کیوں نہ ہو مجھے غم
بچھائی بی بیوں نے گھر میں تب صفِ ماتم
ملی نہ آ کے سکینہ بھی مجھ سے ہائے ستم
پکاری بانو وہ جی سے گذر گئی صغرا
سکینہ شام کے زنداں میں مر گئی صغرا

۶
خصوص حضرت زینب کی تھی عجب حالت
کسی سے ملتی نہ تھیں وہ یہ غم کی تھی شدت
کبھی نہ بیٹھنے رونے سے ہوتی تھی فرصت
غذا بھی ترک ہوئی طاق ہو گئی طاقت
یہی تھا وردِ زباں تم کدھر گئے بھائی
میں آہ جیتی رہی اور مر گئے بھائی

۷
غرض ہوئی اسی صورت سے چند ماہ بسر
یہاں تلک کہ علیل آپ کے ہوئے شوہر
گئیں نہ آپ کبھی بھول کر بھی اپنے گھر
اسی طرح رہیں مصروفِ گریہ شام و سحر
غمِ حسین میں منہ آنسوؤں سے دھوتی تھیں
اور ایک حجرۂ خالی میں بیٹھی روتی تھیں

۸
لکھا ہے شوہرِ زینب کمال گھبرائے
زبان پر یہ شکایت کے کلمے تب لائے
حضور سیدِ سجاد نامور آئے
نثار آپ پہ میں اے حسین کے جائے
پھوپی نے آپ کی چھوڑا مری رفاقت کو
ہوا علیل نہ آئیں مری عیادت کو

Presented by www.ziaraat.com

۹
گیا جو گھر میں وہ غم دیدہ سیّدِ اکرم
کہا پھوپی سے یہ سجاد نے بچشم نم
یہ دیکھا بھائی کو روتی ہیں زینبؑ پرُ غم
تمام عمر اگر روئے بھی تو ہے وہ کم
یہ ڈر ہے آپ نہ جی سے کہیں گذر جائیں
خدانخواستہ فرطِ قلق سے مَر جائیں

۱۰
اُٹھا کے سر کو لگی کہنے دخترِ حیدرؑ
تم ہی بتاؤ کہ دل کو قرار ہو کیونکر
میں چھوٹ جاؤں اس آفت سے موت آئے اگر
گئے جہاں سے اٹھارہ سال کے اکبرؑ
ہو صاف اماں کا سب گھر کا گھر نہ روؤں میں ڈ
کٹے حسینؑ کا خنجر سے سر نہ روؤں میں ڈ
سے

۱۱
کہا یہ عابدؑ مضطر نے سب درست و بجا
ثواب جو ہے عیادت میں وہ نہیں ہے چھپا
مگر اطاعتِ شوہر بھی فرض ہے بخدا
پھوپھا علیل ہیں آپ ان کو دیکھ آئیں ذرا
کچھ آپ عذر ملال و تعب نہ فرمائیں
رہ ثواب میں تاخیر اب نہ فرمائیں

۱۲
چلیں مکاں کو القصہ بنت شیر الٰہ
مکان خالی تھا موجود تھے نہ عبد اللہ
ہوئیں جو داخل دولت سرا نبالۂ و آہ
وہ گھر جو دیکھا ہوا دل پہ صدمۂ جانکاہ
وفورِ رنج و غم و ہم سے جان کھونے لگیں
لپٹ کے ہر در و دیوار سے وہ رونے لگیں ڈ

۱۳
جب اپنے لاڈلوں کی خوابگاہ آئی نظر
گریں زمیں پہ غش کھا کے خواہرِ سرور
جب آیا ہوش تو چلائیں پیٹ پیٹ کے سر
کہاں ہو عونؑ و محمدؑ دکھاؤ شکل آکر ڈ
پھر اُجڑے گھر میں یہ تقدیر مجکو لائی ہے
گلے سے لپٹو تم آکر کہ مادر آئی ہے ڈ

سے یہاں پر مرثیہ ختم کر سکتے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۱۴
وہ ننھی ننھی سی تلواریں باندھ کر آؤ
میں رو رہی ہوں گلے سے لپٹ کے سمجھاؤ
لو چھوٹے ماموں سے جو رنگ سیکھنے جاؤ
تمہارے باپ سے میں کیا کہوں یہ بتلاؤ

وہ تم کو پوچھیں گے مرجاؤں گی میں غیرت سے
خدا کے واسطے آکر بچا لو ذلت سے ہٰ

۱۵
یہ بین کرتی تھی اور روتی تھی وہ سینہ فگار
کہ آئے شوہر زینبؑ وہاں بحالتِ زار
زمیں لرزتی تھی ظاہر تھے حشر کے آثار
مزاج پوچھا نہ کی بات اُن سے کچھ زنہار

سہے تھے صدمے پہ صدمے جو بنتِ حیدرؑ نے ہٰ
یہ حال تھا کہ نہ پہچانا اُن کے شوہر نے ہٰ

۱۶
زبانِ حال سے گویا ہوئے یہ عبداللہ
سبب ہے کیا جو تو کرتی ہے نالۂ جانکاہ
ضعیفہ کون ہے تو کر ذرا مجھے آگاہ
نہ کر تو بدشگنی میرے گھر سے جا للہ

جو مبتلائے مصیبت ہے کچھ نہ پروا کر
امامِ عصر ہیں سجادؑ اُن سے کہہ جا کر

۱۷
یہ بات سن کے لگی رونے دخترِ زہراؑ
پکاری سینہ و سر پیٹ کر یہ وہ دکھیا
ہزار چاہا کسی طرح ضبط ہو نہ سکا
زمانہ پھر گیا صاحب نہیں ہے تم سے گلا

یہ سچ ہے رہنے کے قابل میں یاں بھلا کب ہوں
تمام کنبہ کو جو روئی میں وہ زینبؑ ہوں ہٰ

۱۸
صدا یہ سنتے ہی گھبرا گئے وہ نیک خصال
ہوئی شناخت بھی مشکل بہ فرطِ رنج و ملال
پکارے بنتِ علیؑ کیا ہوا تمہارا حال
دیا جواب کہ شرمندگی ہے مجھکو کمال

تمہارے سینہ کو داغوں سے بھر دیا میں نے
نثار بھائی پہ بیٹوں کو کر دیا میں نے ہٰ

Presented by www.ziaraat.com

اب آنکھیں چار کرے کس طرح سے یہ دلگیر حسینؑ مر گئے اب میری کیا رہی توقیر	۱۹	جو چاہیں آپ سزا دیں ہوں قابلِ تعزیر کہ شہر شہر میں بنتِ علیؑ ہوئی تشہیر

یہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا میرا
بس انتہا ہے کہ بلوے میں سر کھلا میرا

میں کیا کہوں کہ جو گذرے ستم مرے آگے نکل گیا علی اکبرؑ کا دم مرے آگے	۲۰	ہوا رسولؐ کا ٹھنڈا علم مرے آگے ہوا حسینؑ کا بھی سر قلم مرے آگے

مرثیہ نمبر ۸۷

۱۰

لٹ کے آئی ہوں میں کربلا میں سب گھر کو
غرض کہ روئی ہوں اک دن میں بہتّر کو

قیدِ ستم سے جب حرمِ مصطفےٰ چھٹے محبوس ظلم سالکِ راہِ رضا چھٹے	۱	کیا سختیاں اٹھا کے اسیرِ جفا چھٹے حکمِ یزید پا کے جو زین العبا چھٹے

رونے نہ پائے تھے جو شہِ مشرقین پر
سجادؑ سب کو لے گئے قبرِ حسینؑ پر

دیکھا جو سب نے مرقدِ فرزندِ بوتراب زینبؑ کا فرطِ غم سے کلیجہ ہوا کباب	۲	آئے کلیجے منہ کو رہی ضبط کی نہ تاب رکھ کر جبیں لحد پہ پکاری بہ اضطراب

ماں جائی لٹ کے شام سے دلگیر آئی ہے
قیدِ ستم سے چھوٹ کے ہمشیر آئی ہے

بھیا بغیر آپ کے میں در بدر پھری کوفے میں شہر شام میں میں ننگے سر پھری	۳	کیا ذلتیں اٹھاتی ہوئی نوحہ گر پھری ہاتھوں کو رکھے چہرے پہ با چشمِ تر پھری

کیا کیا نہ بعد آپ کے رنج و محن ملا
بِن بھائی کی بہن ہوں نہ جس کو کفن ملا

Presented by www.ziaraat.com